بدعت اور اھل بدعت۔ تحقیقی و تنقیدی نظر

مناظر اھلسنت مولانا ابوایوب قادری

ترتیب محمد سفیان معاویہ

بدعت کی تعریف:

بدعت صرف نئے کام شروع کرنے ہی کو نہیں کہتے بلکہ عہد صحابہ کرام کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ کسی کام کی کیفیت بدل دینا بھی بدعت کے زمرے میں آتا ہے

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دلیل 1:

ہماری اس دلیل پر بشرط فہم غور و فکر کریں۔

چاشت کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کئی صحابہ کرام سے پڑھنا منقول ہے مگر اس کی اجتماعی حیثیت اس وقت نہ تھی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے لوگوں میں مسجد میں چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا یہ بدعت ہے جیسا کہ صحیح مسلم شریف ج ا ص ۲۰۴ ر روایت موجود ہے۔

اب یہی نماز خود آنحضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت اور صحابہ کرام سے بھی مگر لوگ اجتماعی صورت اختیار کر گئے تو صحابی جلیل حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسے بدعت مذمومہ قرار دیا۔

معلوم یہ ہوا کہ دین کی جن کو سمجھ تھی ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ بدعت ہے یعنی کسی بھی شرعی کام کو جو انفرادی حیثیت کا تھا اسے اجتماعی شکل دے دینا بھی بدعت کہلائے گا چاہے وہ کام اصل کے اعتبار سے شرعاً ثابت ہی کیوں نہ ہو۔

www.abuayubaadri.blogspot.co.uk

دلیل 2:

میں اس پر ایک مثال عرض کروں ایک آدمی اگر ظہر سے پہلے چار رکعات کو پڑھتا ہے مگر ایک ان وہ مولوی صاحب سے کہنے لگا کہ آپ مجھے یہ چار سنت جماعت سے پڑھنے دیں مگر مولوی صاحب نہ مانیں گے اور یہی کہیں گے یہ بدعت ہے ناجائز ہے۔

سنت تو چار ہی رہیں گی، ہو گیں بھی سنت، پڑھی بھی پہلے جائیں گی۔ قرأت بھی سب میں ہو گی مگر اجازت آپ نہیں دے سکتے کیونکہ یہ خاص کیفیت شرعی نہیں بلکہ بدعت ہے اور ناجائز ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دلیل 3:

اسی طرح نسائی شریف میں روایت ہے کہ حضرت ابومالک اشجعی نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی۔ابو بکرؓ کے پیچھے بھی پڑھی انہوں نے بھی نہیں پڑھی۔ عمرؓ کے پیچھے بھی پڑھی انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی اسی طرح عثمان وعلیؓ کے متعلق فرمانے کے بعد فرمایا بیٹا یہ بدعت ہے۔(نسائی ج 1ص 164)

اس کا حاشیہ وحی احمد محدث سورتی صاحب کا ہے تو بین السطور میں لکھا ہے المواظبۃ علیھا۔ کہ اس قنوت کو ہمیشہ ہی فجر کی نماز میں پڑھتے رہنا بدعت ہے۔

تو دیکھئے یہ قنوت نبی پاک علیہ السلام سے ثابت بھی ہے مگر کسی نے اس پر مواظبت اختیار کر لی تو یہ بدعت بن گیا۔

ان باتوں سے آدمی کو سنت کی اہمیت اور بدعت کی حقیقت سمجھ آتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بدعت سے کتنی نفرت فرماتے تھے اور سنت سے کتنا پیار کرتے تھے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دلیل 4:

ایک اور روایت دیکھیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت کو جو مسجد میں بلند آواز سے لا الہ الا اللہ اور درود شریف پڑھ رہے تھے اور ان سے فرمایا میں تمہیں بدعتی سمجھتا ہوں۔

(شامی جلد اول ص 350)

حالانکہ ذکر کے فضائل بھی موجود ہیں اور درود شریف پڑھنے کے فضائل و مناقب بھی مشہور و معروف ہیں مگر سنت کے محافظ اور شریعت کے چوکیدار حضرات نے اس خاص کیفیت کو اور ہیت اجتماعیہ کو نہ صرف بدعت سمجھا بلکہ ڈانٹا بھی اور مسجد سے بھی ان کو نکال دیا۔

ان روایات سے معلوم ہو گیا کہ بدعت صرف نئے کام کو ہی نہیں کہتے بلکہ اگر کسی دینی کام کی ہیت و کیفیت میں تبدیلی کر دی جائے تو شریعت اس کو بھی مذموم سمجھتی ہے اور اس کو بھی مذموم سمجھنا چاہیئے۔

مگر ہوا یہ کہ ہندوستان میں ہندوؤں کے اختلاط سے مسلمان جہلا بھی رسوم و رواج پر جری ہو گئے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دلیل 5:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ممالک عربیہ میں حرمین اور غیر عربی ممالک کے کسی دوسرے شہر میں (ہندوستان کے سواء) ان امور (بدعات) کا کوئی رواج نہیں اس سے ثابت ہوتا ہے عین ممکن یہ ہے بلکہ یقین واثق ہے کہ ہندوستان کے ہندوؤں کے دیگر رسوم انجام دینی کی طرح ہندی مسلمانوں نے اس رسم کی بھی پیروی کی۔ جیسے ہندو دیوالی کے تہوار پر اپنے گھروں کی دیواروں اور طاقوں میں دیئے جلاتے ہیں اور ہندوستان کے ہندوؤں میں کفر کی وجہ سے بدعتی امور بکثرت رائج ہیں چونکہ مسلمانوں کے ہندوؤں سے بڑے اختلاط رہے۔ ہندوؤں نے اپنی عورتوں کے ساتھ مسلمانوں کی شادیاں کیں اسی اختلاط عام اور رہن سہن کے طریقہ اختیار کرنے کے سبب مسلمانوں نے بھی روشنی کرنے کی رسم ڈال لی ہے۔

مومن کے ماہ وسال ص 197, 198 دارالاشاعت کراچی

جاہل مسلمانوں میں رسم ورواج عام تھے فاضل بریلوی بہت بڑے چالاک اور مکار تھے انہوں نے اس بات کو بھانپ کر اپنے مسلک کی بنیاد ہی مختلف عقائد اور ان رسوم ورواج پر ڈالی جو عوام میں رائج تھے وہی جہلا ان میں آ گئے تو یہ بغلیں بھی بجانے لگے مگر تھے سب بھولی بھیڑیں نہایت ہی بے وقوف۔ یونہی بریلویت کی گاڑی چلنے لگی اور پھر ان رسوم و رواج اور بدعات کو دلائل بدعت کی فیکٹری، منظر الاسلام سے مہیا ہونے لگے۔ اب ان بدعات ورسومات کے ہندوستان میں پھیلنے کیوجہ جو ہے وہ ہم نے عرض کر دی ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دلیل 6:

اب ہم چند باتیں بدعات پر اور عرض کرتے ہیں۔

ا۔بدعت کا تعلق دین سے ہے دنیاوی مسائل سے نہیں ہے۔اگر دنیاوی کاموں میں کوئی نیا کام ہو جائے تو اسے بدعت و ممنوع نہیں کیا جائے گا۔

کیونکہ ممنوعات و بدعات دین میں ہوتی ہیں مثلاً اللہ کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا جو ہمارے دین میں چیز پیدا کرے جو اس میں نہ ہو وہ مردود ہے تو بات دین کی فرمائی ہے دنیاوی چیزوں اور کاموں کے متعلق ارشاد نہیں فرمایا۔

اگر کوئی ۱۴ اگست وغیرہ کرتا ہے تو یہ بدعت نہ ہو گا اگر کوئی ۶ ستمبر کا جشن مناتا ہے تو نہ یہ دینی ہے اس کو کوئی بھی شرعی نہیں سمجھتا۔ہاں اسراف و فضول خرچی ممنوع ہے۔

اور فاضل بریلوی بھی لکھتے ہیں۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

رہااس کا(حقہ) بدعت ہونا یہ کچھ باعث ضرر نہیں کہ یہ بدعت کھانے پینے میں ہے نہ امور دین میں تواس کی حرمت ثابت کرنا ایک دشوار کام ہے جس کا کوئی معین ویاور ملتا نظر نہیں آتا۔

احکام شریعت ص ۵۶۲ حصہ سوم مسئلہ نمبر ۷۳

معلوم ہوا کہ بدعت و ممنوع کا فتویٰ دینی کام سمجھ کر جو کیا جارہا ہے اس پر لگے گا۔

باقی مفتی صاحب کا اس حدیث کے جواب میں یہ کہنا کہ "دینی کام کی قید لگانا محض اپنی طرف سے ہے احادیث صحیحہ اور اقوال علماء اور محدثین کے خلاف ہے۔

جاءالحق مسئلہ بدعت باب نمبر دوم ص ۳۲۲ جواب اعتراف نمبر ا

من احدث فی امر ناھذا مالیس منہ فھو رد۔

جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی رائے نکالے جو کہ دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

جاءالحق ص ۷۱۲ بدعت کا معنی واقسام باب اول

توذریت مفتی صاحب! بتائے اگر دین کی قید اپنی طرف سے ہم نے لگائی ہے تو پھر یہ ترجمہ مفتی صاحب نے کیوں کیا؟

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دلیل 7:

دوسری بات یہ بھی یادر کھنی ہے کہ بدعت مسائل تک رہے گی وسائل میں نہیں ہو گی۔

مثلا علم تک پہنچنے کا وسیلہ مدرسہ ہے، کمرہ ہے تو یہ بدعت نہ کہلائے گا۔ قرآن پڑھنے تک پہنچنے کا وسیلہ نورانی قاعدہ ہے اس لئے اس کو بدعت نہ کہا جائے گا۔ دیگر علوم فلسفہ و منطق وغیرہ وسائل بھی بدعات کے زمرے میں نہیں آئیں گے بلکہ مسائل بدعات کے زمرے میں آئیں گے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دلیل 8:

اور تیسری بات یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہمیشہ یہ حکم بدعت کا ان مسائل میں لاگو کیا جائے گا جن کو ثواب سمجھ کر شروع کیا گیا ورنہ جو چیز بطور علاج ہو اس کو بدعت کے زمرے میں نہ لایا جائے گا مثلا ایک جلوس میلاد شریف کا بریلوی نکالتے ہیں وہ ثواب سمجھتے ہیں تو یہ دین میں اضافہ بطور ثواب ہے لہٰذا بدعت ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

دیوبندیوں کے جلوس اور اس پر اعتراض کا

جواب:

مگر جلوس احرار اسلام والے چناب نگر میں نکالتے ہیں وہ بدعت نہیں، کیونکہ یہ ثواب نہیں ہے بلکہ علاج ہے کیونکہ سارے سال میں مرزائیت کی طرف سے سختی کی وجہ سے جلوس وغیرہ کام نہیں کئے جاسکتے

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

اس ۲۱ ربیع الاول کو عمومی چھٹی کی وجہ سے ہمارے اکابر کو موقع مل گیا کہ وہ جا کر قادیانیوں کو دعوت اسلام دیں آئیں اور وہ جاتے بھی دعوت کی خاطر ہیں

۔یا ایک جلوس میلاد ہے اور ایک طرف ۲۲ جمادی الثانی کو یوم صدیق اکبر رضی اللہ کے موقع پر احتجاجی جلوس ہے وہ بدعت ہے اور یہ نہیں کیونکہ وہ بطور ثواب ہے اور یہ شیعت کا زور توڑنے کے لئے ہے اور شیعت کا اثر ورسوخ کتنا ہے اس سے ہر شخص باخبر ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

اس پر دلیل یہ بھی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دین میں نئے کام کو شروع فرمانے کو بدعت فرمایا ہے۔ دین میں کوئی کام نیا نکالنا تو بدعت ہو گا مگر دین کی حفاظت کی خاطر کوئی کام کیا جائے تو وہ بدعت کے زمرے میں نہ ہو گا

جیسے ایک حکیم نے مریض کو بتایا کہ

ہرڑ، آملہ، اور بہیڑہ جس کو ترپھلہ کہتے ہیں ہاون دستے میں کوٹ لو صاف کر کے روزانہ ایک چمچ نہار منہ استعمال کرو۔ اس نے تینوں دوائیں لے کر صاف کر کے گرینڈر سے پیس لیں اور ایک چمچ کے کیپسول بھر کے دیکھے وہ چار یا پانچ بنے

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

اس نے کیپسول کھانے شروع کر دیئے تو یہ احداث فی النسخ نہیں بلکہ احداث للنسخ ہے اسی طرح ہمارے نئے کام دین کی حفاظت کے لئے ہیں اور بریلویوں رضاخانیوں کا دین میں ثواب کی خاطر اضافہ ہے۔

جیسے جہاد کے لئے توپ اور ٹینک کو استعمال کرنا اگرچہ یہ چیزیں حفاظت دین کے لئے ہیں پہلے دور میں استعمال نہ ہوتی تھیں مگر آج حفاظت کے لئے یہ چیزیں استعمال کرنا درست ہیں۔ تو یہ چند باتیں مفید رہیں گی اس لئے میں نے عرض کر دی ہے

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بدعت پر بریلوی دلائل اور انکا دندان شکن جواب

بریلوی مفتی پہلی دلیل:

بدعت سیہ وہ ہے جو کہ کسی سنت کے خلاف ہو یا سنت کو مٹانے والی ہو۔

آگے لکھتے ہیں

بری بدعت وہ ہے جو سنت کے خلاف ہو۔

آگے لکھتے ہیں۔

اس حدیث اور اس کی شرح سے یہ معلوم ہوا کہ بدعت سیہ یعنی بری بدعت وہ ہے کہ جس سے سنت مٹ جاوے۔

آگے لکھتے ہیں

جو بدعت اسلام کے خلاف یا کسی سنت کو مٹانے والی ہو وہ سیہ۔

یعنی بدعت سیہ وہ ہے جو سنت کو مٹانے والی ہو یا سنت کے خلاف ہو۔

جاء الحق بدعت کے معنی واقسام ص ۸۱۲، ۷۱۲، ۶۱۲ باب اوّل

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

الجواب:

ہم اس پر تبصرہ بجائے خود کرنے کے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے پیش کرتے ہیں۔

وہ لکھتے ہیں۔

باید دانست کہ بعضے از بدعتہا کہ علماء مشائخ آنرا دانستہ اند چوں نیک ملاحظہ نمودہ می آید معلوم می شود کہ رافع سنت اند مثلاً در تکفین میت عمامہ را بدعت حسنہ گفتہ اند بآنکہ ہمیں بدعت رافع سنک چہ زیادتی بر عدد مسنون کہ سہ ثوب باشد نسخ است و نسخ عین رفع۔

منتخبات از مکتوبات امام ربانی ص ۱۰۱ مکتوب نمبر ۶۸۱

جاننا چاہئے کہ بعض بدعتوں کو علماء و مشائخ حسنہ کہتے ہیں اگر بغور ملاحظہ کیا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ رافع سنت (سنت کو مٹانے والی) ہے مثلا کفن دینے میں عماہ کا اضافہ کرنا بدعت حسنہ کہا جاتا ہے تو یہ بھی سنت کفن کو مٹانے والی ہے کیونکہ سنت کفن میں یہ ہے کہ تین کپڑے ہوں اور یہ منسوخ کرنے والی بدعت ہے۔ منسوخ اور رفع کرنا ایک ہی بات ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

اس طرح دیکھئے۔

جنازہ کے بعد وہیں اجتماعی دعا کرنا، اذان سے قبل صلوۃ وسلام پڑھنا، نماز کے بعد ذکر بالجہر کرنا، وغیرہا من البدعات بھی ایسی ہی ہیں جب ان اصل اعمال پر یہ زیادتی کر دی گئی تو عمل مسنون، تو ختم ہو گیا کیونکہ عمل مسنون تو صرف جنازہ تھا، اذان تھی وغیرہا تو جب ان پر اضافہ ہو گیا تو سنت کے خلاف ہو گیا اور سنت اس موقع کی اٹھالی گئی یا یوں سمجھئے کہ

نبی پاک علیہ السلام کے طریقہ مبارکہ میں اذان سے قبل صلوۃ وسلام نہ تھا آپ کے طریقہ مبارکہ میں جنازہ کے بعد مروجہ دعا نہ تھی دیکھئے تفصیل کے لئے

روضۃ القیومیہ ج ۱ ص ۹۴۴

تو اب ان جگہوں پر یہ کام شروع کر کے آپ کی سنت کو بدلا گیا اصل میں یہ کام نہ کرنا سنت تھا اب کیا جارہا ہے ان کاموں نے سنت بدل دی گئی۔ تو یہ بدعت سیہ ہی ہوئے

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بریلوی مفتی کی دوسری دلیل:

ا۔ من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ الخ۔

(مشکوہ شریف باب العلم)

جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کو اس کا ثواب ملے گا اور اس کا بھی جو اس پر عمل کریں گے۔ الخ

جاء الحق بدعت کے معنی واقسام ص ۱۲۷ باب اول

الجواب

ا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس پوری روایت کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک قوم آئی تھی جو نہایت غریب تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان کے ساتھ تعاون کی ترغیب دی اور اس ترغیب میں آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ترغیب یہ تھی کہ جو پہل کرے گا اسے اس کار خیر کے شروع کرنے کی وجہ سے اپنا اور بعد میں دینے والوں کا بھی اجر ملے گا

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

۲۔اور اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو عام یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو اچھا کام شروع کرنا چاہیں کر لیں تو پھر میرا سوال یہ ہے کہ اگر مسلمان جنازے کے بعد صفوں میں یا کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو اچھا سمجھ لیں تو آپ نے کیوں اسے منع قرار دیا کہ کھڑے ہو کر تو ہم بھی منع کرتے ہیں؟

۳۔اگر کوئی طبقہ اذان کے درمیان میں صلوۃ وسلام کو پسند کرے تو کیا یہ جائز ہو جائے گا؟

۴۔کیا کوئی طبقہ اذان کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ختم کرے تو کیا یہ جائز ہو جائے گا؟

۵۔کیا کوئی طبقہ ظہر کی اذان میں الصلوۃ خیر النوم کا اضافہ کرے کہ سوئے ہوئے لوگ جاگ جائیں تو کیا یہ جائز ہے؟

۶۔دعوت اسلامی نے ٹی وی چینل چلایا اور وہ اسے کار خیر کہتے ہیں تو بریلوی حضرات نے مخالفت کیوں کی؟

۷۔انہوں نے سبز پگڑی کو سنت و شعار بنایا اور اسے کار خیر بتایا تو بریلویوں نے مخالفت کیوں کی۔انہوں نے اپنے الیاس عطاری کو امیر اہلسنت کہنے کا رواج دیا اور اپنے زعم میں اسے کار خیر سمجھا تو ابو داؤد صادق نے کیوں مکتوب بنام ابو البلال میں اس پر رد کیا۔

ہم اس طرح کی کئی بدعات و رسومات پر نقد و تبصرہ عرض کر سکتے ہیں۔

آپ بھی ان کاموں پر حرف طعن بولیں گے مگر یہ خیال رکھیں کہ کہیں حدیث کی مخالفت تو نہیں ہو رہی؟

پس جو جواب تمہارا وہی ہمارا تصور فرمالیں۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بریلوی مفتی کی تیسری دلیل:

روی عن ابن مسعود ماراہ المومنون حسنا فھو عند اللہ حسن۔(جاءالحق ص ۲۹۱)

حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

الجواب

۱۔ مفتی صاحب اگر پوری روایت لکھ دیتے جو اس ٹکڑے کے بعد بھی ہے کہ فماراہ المومنون قبیحا فھو عند اللہ قبیح۔ جس کو مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہے۔ تو لوگ سمجھ لیتے کہ اگر یہ چند لوگ اچھا سمجھتے ہیں تو یہ مسلمان اہل السنۃ دیوبند ان بدعات کو برا سمجھتے ہیں تو پھر یہ حدیث آدھی ہمارے بھی موافق ہوئی تو پھر آپ کو اس کے صحیح معنی کی طرف آنا پڑتا

۲۔ تو علامہ ابراہیم بن محمد حلبی صاحب ملتقی الابحر لکھتے ہیں۔

فیکون المراد الصحابۃ فقط (الرھص والوقص لمستحل الرقص ص ۳۶)

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

کہ مسلمان کے لفظ سے مراد صحابہ کرام ہیں۔

آگے لکھتے ہیں۔

فیرد اداہل الاجتہاد والعلماء العالمون فی کل زمان فہم الکاملون فی صفۃ الاسلام۔(ایضاً ۴۶)

یا مراد اس سے مجتہدین ہیں اور ہر زمانہ با عمل علماء یہی لوگ صفت اسلام میں کامل ہیں۔ تو یہ لوگ سنتوں کی پابندی کریں والے ہی ہو سکتے ہیں نہ کہ اہل بدعت ہم حیران ہیں

کہ اہل بدعت کو کیا ہو گیا ہے؟ کیونکہ یہ لوگ تو بدعات کو رواج دینے والے ہیں نہ کہ اسلام کو پھیلانے والے ہیں۔

۳۔ادھر مفتی صاحب حدیث کا معنی ایسے کر دیا کہ ہر جاہل مسلمان کو سند دے دی کہ جس کو تم اچھا سمجھ گئے وہ ٹھیک ہے اور دوسری طرف جب ان کے عقائد و نظریات اور مسائل پر گفتگو ہوتی ہے اور ہم گرفت کرتے ہیں تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے جہلاء ہیں ان کی بات حجت نہیں آخر یہ تضاد کیوں ہے؟

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بریلوی مفتی کی چوتھی دلیل:

باقی مفتی صاحب کا یہ لکھنا کہ

لا تجتمع امتی علی الضلالۃ کہ میری امت گمراہی پر متفق نہ ہو گی (جا الحق)

الجواب

یہ بھی بدعات کو سہارا دینے میں مقید نہیں

کیونکہ اہل علماء حضرات نے اس کا معنی و مطلب یہ لکھا ہے۔

فان المراد بہ اہل الاجماع، علی ان ہذا یصح ان یراد بہ جمیع الامۃ۔

(الرھص والوقص لمستحل الرقص ص ۴۶)

کہ اس سے مراد اہل اجماع ہیں (نہ کہ رضاخانی لکّو پنجو)

اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ اس سے مراد ساری اُمت ہو

یعنی ساری اُمت گمراہی پر اکٹھی نہ ہو گی۔ تو کل امت یہ رضاخانی بھڑیں تو نہیں ہیں، بلکہ یہ تو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ ہم یہاں کیفیت نہیں بلکہ کمیت بتا رہے ہیں

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بریلوی مفتی کی پانچویں دلیل:

مفتی صاحب کی بدعت پرستی کی انتہا دیکھئے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدعت بنادیا لکھتے ہیں۔روزہ افطار کے وقت زبان سے دعا کرنا اللھم لک صمت الخ اور سحری کے وقت دعا مانگنا کہ اللھم بالصوم لک عدا نویت بدعت۔

(جاء الحق ص ۱۲۲ بحث البدعہ باب الاوّل)

الجواب:

حالانکہ امام ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ نے باب باندھا باب القول عند الافطار۔ کہ افطار ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت۔

ابوداؤد ج ا ص ۲۲۳، ۱۲۳

کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب روزا فطار کرتے تو یہ کہتے اللھم لک صمت الخ

تو آپ علیہ السلام نے زبان سے پڑھی تھی تو صحابہ نے سن کر یاد فرمائی اور امت کو بتائی مگر مفتی صاحب کی جہالت دیکھئے اس کو بھی بدعت قرار دے رہے ہیں اور سحری کے وقت کی جو دعا آپ کے مفتی صاحب نے لکھی ہے وہ بحمد اللہ کوئی بھی نہیں پڑھتا۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بریلوی مفتی کی چھٹی دلیل:

لگے ہاتھوں مفتی صاحب کی فقہ واصول فقہ سے جہالت بھی عرض کرتے جائیں قرآن وسنت سے ان کا جاہل ہونا تو پیچھے مبرھن ہو چکا ہے۔

مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

المثبت اول من النافی نور الانوار بحث تعارض میں ہے۔

جاء الحق ۵۶ مسئلہ علم غیب باب اول فصل اول

الجواب

حالانکہ نور الانوار میں اس عنوان کی تشریح وتفصیل میں ہے۔

۱۔لماوقع الاختلاف بین الکرخی وابن ابان ووقع الاختلاف فی عمل اصحابنا ایضاً ففی بعض المواضع یعملون بالمثبت وفی بعضھا بالنافی۔

نوار الانوار ص ۸۹۱ مبحث التعارض

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

جب کرخی اور ابن ابان میں اختلاف واقع ہوا اور ہمارے اصحاب حنفیہ میں بھی اختلاف ہوا تو پھر ہمارے احناف بعض جگہوں میں المثبت اولی من النافی پر عمل کرتے ہیں اور بعض جگہوں میں النافی اولی من المثبت پر عمل کرتے ہیں۔

۲۔ حسامی میں ہے۔

اس کی شرح نامی میں ہے۔

اختلف عمل اصحابنا المتقدمین کالائمۃ الثلاثۃ فی ذلک حیث اخذوا بالمثبت فی بعض المواضع وفی بعضہا بالنافی۔

(حسامی مع شرحہ النامی ص ۲۶، ۱۶۱)

۳۔ ہمارے متقدمین احناف جیسے ائمہ ثلاثہ یعنی امام اعظم، امام ابو یوسف، امام محمد رحمھم اللہ کا عمل مختلف رہا ہے کبھی وہ اس اصول پر عمل کرتے تھے کہ مثبت نافی سے اولیٰ ہے اور کبھی وہ اس اصول پر عمل کرتے تھے نافی مثبت سے اولیٰ ہے۔

مگر مفتی صاحب از مفت کا تفقہ بھی دیکھ لیجئے اپنا عقیدہ ثابت کرنے کے لئے کیا تاثر دے رہے ہیں کہ ہمارے احناف کا صرف یہ نظریہ ہے حالانکہ بات اس سے مختلف ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بریلوی مفتی کی ساتویں دلیل:

بریلوی مفتی صاحب کا چیلنج

مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

اب بھی اپنے رب کے بھروسے پر کہتے ہیں کہ دنیا کا کوئی دیوبندی، کوئی غیر مقلد اور کوئی شرک وبدعت کی رٹ لگانے والا ان چار چیزوں (بدعت، شرک، دین، عبادت) کی تعریف ایسی نہیں کر سکتا جس سے اس کا مذہب بچ جاوے۔

(جاء الحق ص ۴۳۲ باب دوم بدعت کی تعریف پر اعتراض)

الجواب:

لو جی ذریت مفتی صاحب! میں تعریف کرنے لگا ہوں جو میرے بزرگوں نے مختلف جگہ اپنی کتب میں لکھی ہے اگر کسی رضاخانی حتیٰ النطف التی لم تخلق کو بھی (اعلان عام ہے) کو جرأت ہو تو ہماری تعریف سے ہمارے مسلک کا رد کریں۔ اور ایک اعلان عام ہمارا ابھی ہے رضاخانی بدعت

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

کی تعریف کریں میں اللہ کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے کہتا ہوں کہ اس سے ان کا مسلک نہیں بچ سکتا۔

ایک تعریف میں نے پہلے نقل کر کے اس کا رد پیش کر دیا اور ایک تعریف آگے بھی نقل کر کے رد عرض کر دوں گا۔

اب آیئے تعریف بدعت کی طرف ہمارے ہاں

تعریف:

بدعت اصطلاح شرح میں ہر اس نئے کام کو کہا جاتا ہے جس کو دین سمجھ کر کیا جائے اور باوجود تقاضے کے قرون ثلاثہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں نہ پایا گیا ہو۔

تشریح:

ا۔ شاید تقاضے کے لفظ پر کسی کو سمجھنے میں تکلیف ہو تو میں عرض کر دیتا ہوں۔ آج کل ثواب کمانے کا جو پروگرام بنا کر تمام بدعات کو جنم دیا جاتا ہے حالانکہ یہ اجر و ثواب کا تقاضا

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

اور داعیہ اس وقت بھی تھا کہ ثواب کمایا جائے مگر ان بہترین افراد امت نے یہ کام نہ کئے تو آج یہ سب کچھ رسم ورواج جو دین کے نام پر کیا جانے لگا وہ سب بدعت کے زمرے میں آگیا۔

۲۔اس پر مزید گفتگو دیکھنے کا شوق دامن گیر ہو تو پھر آپ ہماری تمہیدی باتیں ملاحظہ فرمائیں۔ باقی تبلیغی افکار یا سپاہ صحابہ کے طرز عمل، یا صوفیاء کی ادائیں انکو بدعت نہ سمجھا جائے گا کیونکہ تبلیغی جماعت زمانہ حال کے بے اعمال، وبد اعمال، اور بے دینی کا علاج ہے تو اس قسم کے جرائم پہلے نہ تھے اس لئے علاج بھی اب کا ہونا تھا۔

۳۔ جیسے آج کل کی جسمانی بیماریاں پہلے نہ تھیں تو پھر ڈسپرین، یا انجکشن وغیرہ بھی نہ تھے اسی طرح امراض روحانی بھی نئے تو طریقہ علاج بھی نیا۔

۴۔ایسے ہی صوفیا کرام اور اسی طرح سپاہ صحابہ کو سمجھئے کہ شیعت کا اثر ورسوخ وفتنہ نے جو گل بدبو دار کھلائے ہوئے ہے تو سپاہ صحابہ کا طرز عمل ان کا علاج ہے اور امت کو ان کی بداعمالی وعقائد باطلہ سے بچانے کی مختلف تدابیر ہیں اور بس۔

www.abtayyabqadri.blogspot.co.uk

بریلوی مفتی کی آٹھویں دلیل:

شاید کسی بیمار الامت کو یہ خیال ذہن میں گزرے کہ تین طبقوں کی قید کدھر سے آئی کہ صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین کے زمانہ خیر میں نہ ہو۔

الجواب

تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ تفصیل سے اس پر کلام تو امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صاحب صفدر رحمہ اللہ نے کر دیا ہے وہیں دیکھ لیا جائے چند باتیں میں امت کے ذی قدر حضرات سے بھی یہ بات پیش کر دیتا ہوں۔

۱۔ علامہ حلبی رحمہ اللہ نے صلوہ رغائب کے مکروہ ہونے کی وجہ یہ لکھی ہے۔

ان الصحابہ والتابعین و من بعدہم من الائمۃ المجتہدین لم ینقل عنہم۔

کبیری ص ۳۳۴

یعنی صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے بعد ائمہ مجتہدین سے یہ ثابت نہیں ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

۲۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

قراۃ الکافرون الی الآخر مع الجمع مکروھۃ لانھا بدعۃ لم ینقل ذلک عن الصحابہ والتابعین۔ باب الکراہۃ

ج ۴ ص ۴۶۲

سورۃ کافرون کو آخر تک بالجمع پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ بدعت ہے۔ حضرات صحابہ کرام اور تابعین سے منقول نہیں۔

۳۔ امام شاطبیؒ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

فذالک ابتداع والدلیل علیہ انہ لم یات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا عن اصحابہ ولا عن التابعین۔ اعتصام باب نمبر ۵ ص ۳۱۲ حقانیہ پشاور

کسی مسئلہ کے بدعت ہونے پر دلیل میں یہ بات پیش کرتے ہیں کہ یہ بات نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ ہی آپ کے اصحاب سے اور نہ ہی تابعین سے۔

۴۔ علامہ حلبیؒ صاحب ملتقی الابحر لکھتے ہیں۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

فعلم ان کل بدعۃ فی العبادات الخالصہ فھی مکروھۃ والا لما فاتت اھل اصدر الاول والقرون التی شھد الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم بخیریتھا ولانھا لابد ان تدافع سنۃ وکل بدعۃ دافعت سنۃ فھی سیئۃ

الرھص والوقص لمستحل الرقص ص ۹۶

پس معلوم ہو گیا کہ ہر وہ بدعت جو خالص عبادات میں جاری کی گئی ہیں وہ مکروہ ہیں ورنہ پہلے زمانے اور وہ زمانے جن کے خیر ہونے کی گواہی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جیسے صادق ومصدوق نے دی ہے وہ اس سے خالی نہ ہوتے اور یہ بھی مکروہ ہونے کی دلیل ہے کہ ضرور یہ سنت کو دور کرنے والی ہیں اور ہر وہ بدعت جو سنت کو مٹائے وہ سیئہ ہوتی ہے۔

۵۔ مشہور محدث ابو شامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

وھو ماکان علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ ثم السلف الصالح۔

(کتاب الباعث ص ۵۴۲ فصل بدعت التماوت فی الکلام والمشی)

دین وہ ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور سلف صالح ہوں

۶۔ مجالس الابرار جو مصدقہ ہے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ کی اس میں لکھا ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

قبروں پر نماز کے لئے جانااوران کا طواف کرنااور بوسہ دینااور چومنااور رخساروں کالگانااور قبروں کی خاک لینااور صاحب مزار کو پکارنااوران سے فریاد کرنااوران سے مدداور روزی اور تندرستی اور اولاداور ادائے قرض اور مصیبتوں سے نجات کی دعا کرناان کے سوااوراسی قسم کی حاجتیں مانگنا جیسے کہ بت پرست اپنے بتوں سے مانگتے ہیں اور تمام ائمہ کا اتفاق ہے کہ ان میں سے کوئی بات جائز نہیں کیونکہ ان میں سے کوئی کام نہ پروردگار عالم کے رسول نے کیانہ کسی صحابی اور تابعی نے کیااور نہ اور ائمہ دین نے کیااور یہ محال ہے کہ ان میں سے کوئی چیز مشروع یا عمل نیک ہو اور قرون ثلاثہ اس سے خالی گزر جائیں جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق اور عدل کی شہادت دی ہے۔

مجالس الابرار مجلس نمبر ۱۷ ص ۹۱۱،۰۲۱

۷۔ مخالفین کی صفوں میں جن کو معتمد علیہ مانا جاتا ہے وہ حضرت مولانا کرم الدین دبیر رحمہ اللہ ہیں وہ لکھتے ہیں ۔

ہم شیعہ بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ تعزیہ، مرثیہ خوانی کا شروع کس پیغمبرؐ یا امامؑ سے ہوا اگر کسی نبیؐ یا امامؑ یا اصحابی سے اس کی ابتداء ثابت نہیں ہے۔ تو ماننا پڑے گا کہ یہ سب کچھ بدعات محرمہ سے ہے اور بس۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

آفتاب ہدایت ص ۰۱۳، ۹۰۳

۸۔ بریلویوں کا بانی مبانی لکھتا ہے۔

فی النہایہ شرح الہدایہ للامام العینی عن شرح الجامع الصغیر للامام الاجل فخر الاسلام ان الخرقۃ التی یمسح بھا الوضوء محدثۃ یجب ان تکرہ لانھا لم تکن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا احد من الصحابہ والتابعین قبل ذلک وانما یتمسحو باطراف اردیتھم اھ فھذا نص فی المقصود ثم ماذکر قدس سرہ من الکراہۃ محملہ اذا کان بثیاب فاخرۃ کما تعودہ المتجبرون۔

فتاویٰ رضویہ قدیم ج ا ص ۳۰۰ تنویر القندیل فی اوصاف المندیل

امام عینی نے شرح ہدایہ میں فخر الاسلام کی شرح جامع صغیر سے نقل کیا ہے

کہ وہ کپڑا جس سے اعضاء وضو بعد وضو صاف کئے جاتے ہیں یہ بدعت محدثہ ہے اور واجب ہے کہ یہ مکروہ ہو کیونکہ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں کبھی نہ تھا اور نہ ہی صحابہ و تابعین میں کسی سے نے اس کو قبول کیا ہے وہ لوگ تو اپنی چادوں کے اطراف سے منہ صاف کر لیا کرتے تھے (آگے فاضل بریلوی لکھتے ہیں) یہ بات ہمارے مقصد کے لئے نص ہے اور یہ جو مصنف نے مکروہ لکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ لباس فاخرہ سے منہ صاف کرے جیسا کہ متکبرین کی عادت ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

معلوم ہو گیا کہ فاضل بریلوی بھی اسی قانون پر ہے ورنہ وہ اختلاف کرتا

یہاں اس

قاعدہ کو رد نہ کرنا فاضل بریلویوں اور اس کے متبعین کے گلے پڑ گیا۔ میں بریلوی حضرات سے کہوں گا کہ فاضل بریلوی سے رائے کا اختلاف کرنا تمہیں کہیں کافر نہ بنادے کیونکہ جو فاضل بریلوی کا ہم عقیدہ نہ ہو تو وہ تمہارے نزدیک کافر ہوتا ہے جیسا کہ انوار شریعت ج ا ص ۴۱۰ فتاویٰ صدر الافاضل ص ۴۳۱ الصوارم الہذیہ ص ۸۳۱ پر درج ہے۔

شاید کوئی کہے یہ تو عقیدے کی بات ہے اور ہم رائے سے اختلاف کرتے ہیں

تو جواباً عرض یہ ہے کہ رائے کا معنی عقیدہ بھی ہوتا ہے دلیل اس پر یہ ہے کہ مفتی احمد یار نعیمی نے حدیث شریف ما احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فھو رد کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی رائے نکالے جو کہ دین سے نہیں تو وہ مردود ہے۔ جاء الحق ص ۱۲۷ باب اول بدعت کے معنی واقسام

اور دوسری جگہ یہ ترجمہ کرتے ہیں

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

جو شخص ہمارے اس دین میں وہ عقیدے ایجاد کرے جو دین کے خلاف ہوں وہ مردود ہے۔ جاء الحق ص ۵۱۲

آگے مرقات کی عبارت نقل کی

والمعی ان من احدث فی الاسلام رأیا فھو مردود۔

معنی یہ ہیں کہ جو اسلام میں ایسا عقیدہ نکالے کہ دین سے نہیں وہ اس پر رد ہے۔

جاء الحق ص ۵۱۲

اس بحث سے معلوم ہو گیا کہ بریلوی حضرات عقائد پر آراء یعنی عقیدے پر رائے کا لفظ بول جاتے ہیں عقیدہ اور رائے کا مطلب ایک ہی ہوتا ہے۔ ان کے مذہب میں۔ تو بریلوی حضرات سے التماس ہے اس سے رائے کا بھی اختلاف نہ کریں ورنہ کافر ہو جائیں گے یہی تمہاری شریعت رضا خانی کا فیصلہ ہے۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

بدعت کی دوسری تعریف رضاخانی مذہب سے

رضاخانی مذہب میں معتبر اور مستند کتاب ''مصباح سنت'' میں ہے

بدعت دراصل احکام شریعت میں تحریف کا نام ہے یعنی جو حکم شرعی کسی دنیوی یا دینی چیز کے بارے میں شریعت میں قرار دیا گیا اس کی بجائے اپنی طرف سے کوئی حکم لگانا یا اس غلط حکم کو صحیح اعتقاد کرنا محدث ہے اور ہر محدث بدعت ہے

مصباح سنت ج ا ص ۳۱،۲۱

آگے لکھا ہے۔

اگر کوئی فعل مباح ہے تو اس کا کرنے والا تو بدعتی نہیں ہوگا لیکن اسے فرض سمجھنے والا بدعتی ہوگا۔

مصباح سنت ج ا ص ۴۱

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

اہلسنت کے ہاں بدعت سیۂ کسی امر کی شرعی حیثیت کو بدل کر اسے شریعت سمجھنے کا نام ہے

مصباح سنت ج ا ص ۸۵

یہ تعریف بنا سپتی سنی اور نام نہاد سنی حضرات نے نئی لکھی ہے کہ کسی کام کی شرعی حیثیت کو بدل دینا بدعت ہے یعنی کام تو مباح تھا مگر اسے سنت، فرض، واجب وغیرہ سمجھ لیا گیا تو یہ سمجھنے والے لوگ بدعتی ہوں گے اور یہ کام بدعت ہو جائے گا

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

تعریف بدعت پر بریلویت کو دعوت فکر

میں بریلوی حضرات پہلوں پچھلوں سب کو اعلان کرتا ہوں کہ تم اس تعریف کے مطابق اپنے کسی کام کو صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔ چاہے مروجہ میلاد ہو یا دعا بعد نماز جنازہ مروجہ ہو یا قل خوانی ہو یا بعد دفن اذان ہو یا انگوٹھے چومنا ہو۔ کبھی یہ مباحات ہوتے ہیں پھر یہ فرض واجب کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اس پر تفصیلی کلام پھر کبھی سہی تفصیلی کلام اگر دیکھنا ہو تو متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب مرشدما کے توحید وسنت اسباق میں ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے جس سے ہم نے بھی استفادہ کیا ہے اور علمی وعوامی انداز سے بھرپور ہے۔

ہم اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہیں کہ رضاخانی حضرات اگر جاء الحق کو صحیح سمجھتے ہیں تو پھر ان سب فتوؤں کے لئے تیار ہو جائیں جو جاء الحق پر لگتے ہیں اور جو فتوے جاء الحق کی زبانی بریلویوں پر لگتے ہیں ان کے لئے بھی تیار رہیں اور مسلک بریلوی کا خاتمہ کر لیں ورنہ اس کتاب کو دریا برد یا کسی جگہ دفن کر دیں ویسے ایک بات بریلوی علماء نے لکھی ہے اور وہ علماء بریلوی حضرات کے مستند علماء میں سے ہیں وہ لکھتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان مصاحف کو جلاڈالا تھا جن میں منسوخ شدہ آیات اور قراتیں درج تھیں اور ان کے اس عمل کو کسی نے ناپسندیدہ قرار نہیں دیا تھا اور ایک دوسرے عالم کا قول ہے کہ دھونے کی بہ نسبت جلادینا بہتر ہے۔ اصول ترجمہ و تفسیر القرآن ص ۲۴۳ از محمد بن علوی مالکی، مترجم غلام نصیر الدین جامعہ نعیمیہ لاہور

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk

جب قرآن شریف بوسیدہ ہو جائے تو بریلوی مذہب یہ اجازت دیتا ہے تو پھر جاءالحق کو جلانے میں بریلوی مذہب امید ہے بطریق اولیٰ جواز کا فتویٰ دیں گے۔

آپ کا خیر اندیش

محمد ابوایوب قادری

www.abuayubqadri.blogspot.co.uk